بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۵ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں حضور نے ذکر فرمایا کہ ڈلہوزی میں قرآن کریم کا جو درس دیا جاتا تھا۔ وہ کل سے نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں دیا جائیگا مگر جو احباب سننا چاہیں آ سکیں اور لکھ کر چھپوانے کے لئے لکھ سکیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے درد نقرس میں کمی ہے لیکن آج صبح سردی کا شدید دورہ ہو گیا۔ احباب دعائے صحت کریں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت گزشتہ شب زیادہ ناساز ہو گئی تھی۔ پیشاب رک رک کر آتا تھا۔ اب رات کی نسبت آرام ہے۔ احباب خاص طور پر کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر کی لڑکی عزیزہ ریحانہ پر نمونیہ کا حملہ ہوا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ افسوس میاں غلام محمد صاحب خادم مسجد احمدیہ بٹالہ ضلع گورداسپور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ کل بعمر ۷۶ سال بٹالہ میں وفات پا گئے۔ آج جنازہ بٹالہ سے احباب پیدل قادیان لائے۔ اور بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عراق میں تبلیغ احمدیت کرنے کی ضرورت اور اہمیت

فرمودہ ۷ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:

ہماری طرف سے اس وقت تک شام فلسطین اور مصر میں تو تبلیغ جاری ہے۔ لیکن میں سوچ رہا تھا۔ عراق میں ابھی تک ہماری طرف سے تبلیغ شروع نہیں کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ کہ یدعون لک ابدال الشام (تذکرہ صفحہ ۱۳۱) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شام کی طرف ہماری جماعت کی ترقی کی کوئی صورت پیدا کرنے والا ہے۔ لیکن آج مجھے خیال آیا۔ کہ عراق کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں ذکر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہامی نام اللہ تعالیٰ نے عبد القادر رکھا ہے (تذکرہ صفحہ ۹۱ و صفحہ ۵۰۷ و صفحہ ۶۵۷) اور سید عبد القادر صاحب جیلانی بغداد میں رہتے تھے گویا اگر شام کے متعلق یہ الہام ہے۔ کہ یدعون لک ابدال الشام۔ شام کے ابدال تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ تو عراق کے متعلق یہ الہام ہے کہ تم ابدال العراق میں سے ہو۔ یعنی جو کام عبد القادر جیلانی نے کیا تھا۔ وہی کام اس علاقہ میں ہم تم سے لیں گے۔ کیونکہ سید عبد القادر صاحب جیلانی ساری دنیا کے لئے نہیں تھے۔ بلکہ ایک مخصوص علاقہ کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبد القادر قرار دے کر اس امر کی طرف اشارہ فرمادیا۔ کہ جیسے عبد القادر صاحب عراق کے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہوئے تھے۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عراق کے لوگ احمدیت کو قبول کرینگے۔

پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہندوستان میں پیدا کیا ہے۔ اور ہندوستان میں جہاں مغلوں کی جسمانی حکومت رہ چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ پھر ایک روحانی حکومت مغلوں کی قائم کر دی ہے۔ دنیوی بادشاہ جب دین سے غافل ہو جاتے ہیں۔ تو کئی قسم کے مظالم پر اتر آتے ہیں۔ لیکن مغلوں کو یہ ایک بہت بڑی خوبی نصیب رہی ہے۔ کہ انہوں نے فاتح ہو کر بڑی جلدی اسلام قبول کر لیا اور اسکی اشاعت میں مشغول ہو گئے۔ جب کسی قوم میں کوئی نیکی ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اسے بدلہ دے دیتا ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر یہ بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ کہ مغل بادشاہوں میں سے کونسا بادشاہ زیادہ عادل اور منصف تھا۔ لیکن بہرحال دنیوی بادشاہ کچھ نہ کچھ ظلم کر ہی لیتے ہیں۔ پھر بھی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مغلوں نے اسلام کو بہت جلد قبول کیا۔ اور پھر ان کے ذریعہ اسلام بڑی سرعت سے دنیا میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں شاید ان کی اس نیکی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنا مامور مغلوں میں سے بھیجا ہے۔ اور تاریخ سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ مغلوں کا پہلا خروج بغداد پر ہوا۔ جس کو انہوں نے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ پس جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے۔ کہ پہلا آدم آیا۔ اور اسے جنت سے نکالا گیا۔ مگر یہ دوسرا آدم اس لئے آیا ہے۔ تا کہ شیطان کو جنت سے نکال دے۔ اور خود اس میں داخل ہو جائے۔ پہلا مسیح آیا۔ اور اسے دشمنوں نے صلیب پر لٹکا دیا۔ لیکن یہ دوسرا مسیح اس لئے آیا ہے۔ تا کہ صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ پہلا یوسفؑ آیا۔ اور اسے لوگوں نے زندان میں ڈالا۔ لیکن یہ دوسرا یوسفؑ اس لئے آیا ہے۔ کہ لوگوں کو زندان میں سے نکالے۔ اسی طرح ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ پہلے زمانہ میں مغلوں کو (گو وہ مسلمان نہیں تھے) اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مامور کیا۔ کہ وہ سزا کے طور پر بغداد میں داخل ہوں۔ مگر اس زمانہ میں مغلوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے۔ کہ وہ انعام کے طور پر بغداد میں داخل ہوں۔ اور اس کے لئے ایک نئی زندگی کا موجب ہوں۔

ان دونوں نسبتوں سے میں نے سمجھا۔ کہ عراق بھی خدائی سکیم سے باہر نہیں۔ بلکہ اس میں شامل ہے۔ اگر ہمیں شام کے متعلق بعض الہامات نظر آتے ہیں۔ تو عراق کے متعلق بھی ایسے الہامات پائے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیت کا وہاں پھیلنا مقدر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرب پر غلبہ حاصل کرنے کی پہلی سیڑھی عراق ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ کی جائے۔ اگر عراق میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے۔ تو بحرین کے جزائر جو اس کے قرب میں ہی ہیں۔ وہاں اثر پہنچ سکتا ہے۔ اور پھر وہاں سے آہستہ آہستہ سارے عرب میں احمدیت پھیل سکتی ہے۔ پھر اگر عراق میں احمدیت پھیل جائے تو افغانستان اور ایران دونوں گھر جاتے ہیں۔ اور ان دونوں ممالک پر ایک طرف ہندوستان سے اور دوسری طرف عراق سے ایسا تبلیغی اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ کہ ان ممالک کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے۔ ہٹلر کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس کی بڑی کوشش یہی رہی ہے۔ کہ دوسرا فرنٹ قائم نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل

ایڈیٹر غلام نبی

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

سے عراق میں احمدیت مضبوط ہو جائے تو پنجاب سے افغانستان کی طرف اور عراق سے ایران کی طرف قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح دونوں ممالک احمدیت کے اثر کے نیچے آ سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی کہ جب دونوں طرف سے دباؤ بڑھ جائے تو مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ ایرانی اور افغانی دونوں متحد ہیں۔ ایران میں فارسی زبان بولی جاتی ہے اور گو وہ زیادہ تر شیعہ ہیں۔ مگر فارسی زبان چونکہ ان کی مادری زبان ہے۔ اس لئے افغانستان سے انہیں خاص تعلق ہے۔ کیونکہ افغانستان کے اوپر کے علاقہ میں جو افغان قبائل رہتے ہیں وہ بھی فارسی النسل ہیں اور گو افغانستان کے مشرق میں پشتو زبان بولی جاتی ہے مگر شمال مغربی علاقہ میں فارسی زبان ہی بولی جاتی ہے۔ اور یوں بھی اکثر افغان فارسی جانتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایران اور افغانستان آپس میں اتحاد رکھتے ہیں۔ پس ادہر پنجاب سے احمدیت کا زور بڑھتا جائے۔ اور ادہر عراق میں احمدیت پھیلنی شروع ہو جائے تو افغانستان اور ایران دونوں کا احمدیت کو قبول کرنا بہت زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ پھر ان دونوں ممالک کے اتصال کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ عراق میں بھی کردی قبائل ہیں اور ایران میں بھی کردی قبائل ہیں۔ اگر عراق کے کردی قبائل احمدیت کی آغوش میں آ جائیں تو نسلی اتحاد کی وجہ سے ایران کے کردی قبائل کے لئے احمدیت قبول کرنا کوئی مشکل

امر نہیں رہیگا۔ پس عراق اور ایران دونوں میں نسلی اتحاد ایسا پایا جاتا ہے۔ کہ اگر ایک نسل میں احمدیت پھیل جائے تو قریب کی دوسری نسل کا بھی اس سے متاثر ہونا ایک یقینی امر بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر صوبہ سرحد میں احمدیت پھیل جائے تو چونکہ ان لوگوں کی رشتہ داریاں افغانستان میں ہیں۔ اس لئے افغانستان بھی احمدیت کے اثر کے نیچے آ جائیگا۔ اس طرح ہمیں احمدیت کی اشاعت کے لئے ایک بہت بڑا مرکز مل سکتا ہے اور عراق میں احمدیت کا پھیلنا ایران اور افغانستان دونوں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ عراق کی طرف بھی توجہ کی جائے اس وقت تک عراق میں احمدیت کی اشاعت کے متعلق کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ حالانکہ شام اور فلسطین کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ وہاں سال ڈیڑھ سال کام کرنے کے نتیجہ میں ہی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی جماعت قائم ہو گئی تھی۔ اگر عراق میں بھی مبلغ بھیجے جائیں تو وہاں جلد ہی ایک مضبوط جماعت قائم ہو سکتی ہے۔ اب عراق میں احمدی تو ہیں مگر وہ ہندی ہیں اور ان کا عراق والوں پر اتنا اثر نہیں ہو سکتا۔ جتنا خود اہل ملک کا اثر ہوتا ہے۔ اگر وہاں کے کچھ باشندے احمدی ہو جائیں تو وہ اپنے اثر کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی احمدیت کی طرف کھینچنا شروع کر دینگے اور اس طرح احمدیت کی ترقی کے لئے وہاں ہمیں ایک نیا میدان حاصل ہو جائیگا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۱۲ ماہ صلح ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء

آج بعد نماز مغرب جب حضور نے مجلس فرمائی۔ تو دو تازہ رویا سنائے۔ اور دوسرے رویا کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ابتلا درپیش ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ اسے نصرت اور کامیابی کا موجب بنا دیگا۔

قریشی محمد حنیف صاحب آنریری مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا خود تیار کردہ شجرہ نسب پیش کیا۔ جو ایک عظیم الشان شجر کی شکل میں نہایت خوبصورت اور رنگین ۲۰×۲۶ سائز کے کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے احباب جماعت کیلئے نہایت ایمان افزا چیز ہے۔ اور مخالفین کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "تری نسلاً بعیدا" کے پورے ہونے کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ حضور نے ملاحظہ کرتے ہوئے فرمایا۔ مرزا ہادی بیگ صاحب (مورث اعلیٰ) سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ۲۴ پشتیں گزری ہیں۔ پہلی تیرہ پشتوں میں سے آٹھ کے نام میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور ایک میں خدا تعالےٰ کا نام آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کی تاریخ ۱۴ شوال ۱۲۵۰ہجری ہے۔ اور چودہویں صدی ہے۔

شجرہ نسب ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش توام تھی۔ ایک لڑکی ساتھ پیدا ہوئی۔ جس کا نام جنت تھا۔ گویا آپ پیدا ہوئے۔ تو جنت ساتھ تھی۔ اور فوت ہوئے تو جنت ساتھ تھی۔ آپ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

قریشی صاحب نے اسی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم سنانے کی درخواست کی جسے حضور نے منظور فرماتے ہوئے اجازت دی۔ اور انہوں نے براہین احمدیہ حصہ پنجم کی نظم ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش کردگار

سنائی۔ جس کا ایک شعر ہے۔

اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہو گا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار

اس شعر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ ذرا کوئی اچھا عمل کیا۔ تو ان میں کبر پیدا ہو گیا۔ دو دن باقاعدہ سنوار کر نمازیں پڑھیں۔ تو اپنے آپ کو متقی سمجھنے لگ گئے۔ چند روزے رکھے۔ تو جانی قربانی کرنیوالوں میں شمار کرنے لگے۔ کچھ صدقہ و خیرات دی۔ تو اپنے آپ کو حاتم طائی سمجھنے لگ گئے۔ حج کیا تو خدا تعالےٰ کے لئے وطن کی قربانی کرنے والوں میں داخل سمجھنے لگے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے انبیاء اور ان کے قائمقام تمام نیکی اور قربانی کی راہوں پر عمل کرنے کے باوجود یہی کہتے ہیں۔

اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو

وہ کہتے ہیں ہم سے تو کچھ نہیں ہو سکا۔ اے خدا تو ہی بتا تیری خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہم کیا کریں وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن سعی اور کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں انہیں خدا تعالےٰ کی جتنی زیادہ معرفت حاصل ہوتی ہے۔ ان پر اتنا ہی زیادہ یہ امر واضح ہوتا جاتا ہے۔ کہ دراصل ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں جن قویٰ سے خدا کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ وہ اسی کے عطا کئے ہوئے ہیں۔ جن اسباب سے کام لیا۔ وہ اسی کے بخشے ہوئے ہیں۔ اور جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ وہ اسی کا دیا ہوا ہے۔ اور اسی نے یہ سب کچھ کرنے کی توفیق بھی بخشی ہے۔ ہمارا تو کچھ بھی نہیں۔ اس لئے ہم نے کچھ نہ کیا۔

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم کہتے رہنے کا تو یہ مطلب ہوا۔ کہ ساری عمر سیدھا رستہ ہی نہیں ملتا۔ حالانکہ اس میں بھی یہی نکتہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ

۴

کا بندہ جب اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اسے کوئی مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ تو بندہ اس معرفت کی وجہ سے جو اسے اس مقام پر پہنچکر حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی شان اور عظمت کو دیکھ کر سمجھتا ہے۔ کہ ابھی تو مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اور پھر وہ اور مانگتا ہے۔ جب اسے اور ملتا ہے اور معرفت بڑھتی ہے۔ تو پھر اور مانگتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ انسان خواہ کتنے بڑے درجہ پر پہنچ جائے۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اور شان کے مقابلہ میں اس کی وہ بھی تو نسبت نہیں ہو سکتی۔ جو قطرہ کو سمندر سے ہو سکتی ہے۔ مومن جوں جوں ترقی کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے متعلق اس کی معرفت بڑھتی ہے۔ وہ اور زیادہ خدا تعالےٰ کا قرب پانے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی تمنا اپنے دل میں پاتا ہے۔ اور یہی تمنا ہے۔ جو خدا کی خوشنودی کا موجب بنتی ہے۔ ورنہ انسان کیا اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کی کوششیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔

غلام نبی

اس جلسہ سالانہ پر ایک عجیب نشان

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ایک غیر احمدی صاحب جنوبی پنجاب سے جلسہ دیکھنے کے لئے ایک احمدی دوست کے ساتھ امسال قادیان آئے۔ یہاں آکر دو تین دن میں ہی انہوں نے اندازہ کر لیا۔ کہ مخالف سب جھوٹ بولتے تھے۔ اور احمدی لوگ ہی حق پر معلوم ہوتے ہیں۔ خیر انہوں نے بیعت کا ارادہ کر لیا۔ مگر ابھی کچھ تذبذب باقی تھا۔ بیعت کے وقت سے پہلے جو نئے بیعت کرنے والے ہوتے ہیں وہ نمبروں والی پرچیاں لے کر ایک کمرہ میں انتظار کرتے ہیں۔ پھر انکو بیعت کے لئے گروہ در گروہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور میں بلایا جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان صاحب کو بھی ایک پرچی مل گئی۔ جسے ہاتھ میں لے کر بغیر پڑھے وہ انتظار کے کمرہ میں جا بیٹھے۔ اور بیٹھتے ہی دعا میں معروف ہو گئے۔ کہ اے اللہ میں اندھیرے میں ہوں۔ نہ علم رکھتا ہوں نہ مجھے گہری واقفیت ہے۔ بیعت کرنے اس لئے آگیا ہوں۔ کہ مجھے یہ سلسلہ حق پر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اے میرے خداوند تو علیم و خبیر ہے۔ اور تیرے رسول نے فرمایا ہے۔ کہ اس امت میں بہتر[۷۲] فرقے ناری ہوں گے۔ اور ایک تہترواں[۷۳] فرقہ جنتی ہوگا۔ میں تو تیری رضا کا طالب ہوں۔ اگر یہ وہی تہترواں فرقہ ہے۔ تو مجھے اس میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ایسا نہ ہو۔ کہ میں بیعت کر کے بھی انہی بہتر فرقوں میں داخل ہوں جن سے تو ناراض ہے۔ وہ صاحب بہت خشوع خضوع سے دعا میں معروف تھے۔ کہ آواز آئی "بیعت شروع ہے لوگ اپنے اپنے نمبروں کے مطابق پارٹیاں بنکر آتے جائیں۔ اس وقت ان کو یاد آیا۔ کہ ان کے ہاتھ میں بھی ان کے نمبر کی ایک پرچی ہے۔ کھولکر دیکھنے لگے۔ تو ۷۳ لکھا تھا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے ان کی دعا کو قبول کر کے براہ راست اور فوری طور پر بذریعہ تحریری الہام کے انکو اطلاع دی کہ تو جو کہ میرا طالب ہے رنگ و شبہ میں نہ پڑ۔ یہ احمدیہ فرقہ جس میں تو اب بیعت کرنے لگا ہے۔ وہی تہترواں فرقہ ہے جو جنتی ہے اور جسکی تجھ کو تلاش ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ انہوں نے اس اطمینان قلب کو خدا کی طرف سے پا لیا جس کی ان کو تلاش تھی۔ اور اس لئے اس خوشی کی کون انتہا بتا سکتا ہے۔ جو انہیں بیعت کے وقت حاصل تھی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق ایک شہادت

حضرت میر مہدی حسین صاحب مرحوم سے تمام صحابہ واقف ہیں۔ آپکو حضور علیہ السلام کی "ڈیوڑھی کا دربان" ہونیکا فخر حاصل تھا۔ اور آپ ہمیشہ اپنے آپکو "خادم المسیح" لکھا کرتے تھے۔ آپنے ایک مرتبہ دعا کی درخواست کے طور پر ایک رقعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا جس میں حضور کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خطاب کیا "السلام علیک والصلوٰۃ علیک یا نبی اللہ یا شفیع اللہ" اصل خط مع حضور کے جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

نقل خط:۔ بحضور امام الزمان

السلام علیک والصلوٰۃ علیک یا نبی اللہ یا شفیع اللہ میرے گھر میں دو تین روز سے وجع مفاصل اور اعضا شکنی ہو رہی اور خوابات متوحش دیکھتی ہیں۔ اور گھر جانے کا بہت خیال کرتی ہیں حضور والا دعا سے رد فرمائیں۔ اگر حکم ہو تو ایک روز کے لئے جا کر انکو وہاں چھوڑ آؤں۔ والسلام

فدوی مہدی حسین خادم المسیح

حضرت اقدس کا جواب

السلام علیکم۔ ابھی سردی نہایت پڑ رہی ہے۔ لوگوں کو ذات الریہ کی بیماری ہوتی ہے۔ آپ دس دن تک ٹھہر جائیں۔ میں انشاء اللہ دعا کرونگا۔ والسلام مرزا غلام احمد

اس خط سے ظاہر ہے کہ (۱) حضور کا دعوےٰ نبوت کا تھا (۲) صحابہ حضور کو نبی تسلیم کرتے تھے (۳) صحابہ اپنی تحریروں میں حضور کو نبی کے لفظ سے مخاطب کرتے تھے (۴) حضور صحابہ کے اس طریق کو درست خیال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپنے ایسا لکھنے سے منع نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کوئی کہدے یہ ایک ذوقی بات ہے۔ مگر یہ ذوق کسطرح پیدا ہوا جبکہ مسیح موعود علیہ السلام موجودہ زمانہ میں لوگوں کے عقائد کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپکے سپرد کل عالم کے عقائد کی اصلاح کا عظیم الشان کام تھا۔ کیا آپ یہ برداشت کر سکتے تھے۔ کہ حضور کی زندگی میں ہی حضور کے خدام حضور کی تصحیح سے منحرف ہو کر ایک غلط عقیدہ آپکی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین کی خدمت کرنے میں خدا تعالےٰ نے کس قدر انعامات کا مورد بنایا

اس مضمون کا ایک حصہ ۱۳ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے بقیہ درج ذیل ہے:۔

(۴)

کئی ملازمتیں اگرچہ مالی فائدہ کے لحاظ سے عمدہ ہوتی ہیں۔ لیکن ان سے صحت کی خرابی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ کارخانوں میں کام کرنے والے اکثر صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یا بعض علاقوں کی آب و ہوا ہی مضر صحت ہوتی ہے۔ جن میں جانے سے صحت انسانی تباہ ہو جاتی ہے۔ پس لوگ ایسی ملازمتوں پر اس تھوڑی تنخواہ والی ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو صحت کے لئے مفید ہو۔ اور اس میں بروقت ڈاکٹری امداد کے لئے سہولتیں میسر ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حضور اپنی زندگی پیش کی۔ اور ایک دیانتدار خادم کی طرح انتہائی محنت و مشقت سے اپنے فرائض کو ادا کرنا شروع کیا۔ خدا تعالےٰ نے بھی آپ کی صحت کا ذمہ لیا۔ اور آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "جب کوئی سخت عارضہ ہوتا ہے۔ تو خداوند اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے"۔ (تذکرہ ص۲۰۱) دنیوی گورنمنٹ کی طرف سے اگرچہ بعض خاص محکموں میں طبی امداد کا انتظام ہوتا ہے۔ لیکن ملک الموت کے رد کرنے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ملازمین باوجود احتیاطوں کے عین جوانی میں بھی مر جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے نہ صرف آپ کی بیماریوں میں شفا دہی کا وعدہ فرمایا۔ بلکہ آپ کی لمبی عمر کا بھی اعلان فرمایا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ جبکہ یہ خدائی سنت ہے۔ کہ مفید وجودوں کی عمریں بڑھائی جاتی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو "ثمانین حولا او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنینا وترٰی نسلاً بعیدا" (تذکرہ ص۷۶۶) کا الہام فرما کر اسی سال کے قریب عمر پانے کی گارنٹی دے دی۔ تاکہ آپ ایک لمبا عرصہ دین کی خدمت کر سکیں۔ کونسی دنیوی گورنمنٹ ہے۔ جو اپنے ملازمین کے لئے ایسا انتظام کر سکے۔

پھر یہی نہیں۔ کہ آپ کو بیماریوں سے شفا دی۔ بلکہ آپ کے ذریعہ ایک دنیا کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کو دور کیا۔ چنانچہ خود خدا تعالےٰ آپ کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ "ینجی الناس من الامراض" یعنی آپ کے ذریعہ لوگوں کو بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ بلکہ آپ کے معجزہ شفا کو تحدی کے طور پر پیش کیا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ "قل (۱) کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثلہ" (تذکرہ صفحہ ۴۸۴) یعنی ان کو کہدے۔ کہ اگر تم اس رحمت اور فضل کے متعلق شک میں ہو جو ہم نے اپنے اس بندہ پر اتارا ہے۔ تو شفا کا اس جیسا نشان تم اس کے مقابل پیش کرو۔ غرض خدا تعالےٰ نے آپ کی صحت کی خاص حفاظت فرمائی۔ اور مفوضہ کام سرانجام دینے کے لئے خود اپنی طرف سے آپ کو طاقتیں بخشیں۔ یہاں تک کہ آپ اپنی وفات سے ایک دن پہلے تک اپنے فرائض پوری محنت اور کوشش سے ادا کرنے کے قابل تھے۔ کون دنیوی گورنمنٹ ہے۔ جو ایسا انعام اپنے ملازمین کو دے سکے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

(۵)

بعض اوقات زیادہ تنخواہ والی ملازمتیں اس لئے بھی چھوڑی جاتی ہیں۔ کہ ان کے اختیار کرنے میں جانی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ محاذ جنگ پر عام لوگ باوجود زیادہ تنخواہ ملنے کے جانے سے گریز کرتے ہیں اور پولیس کی ملازمت کو باوجود تھوڑی تنخواہ کے اختیار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں جان نسبتاً زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔ پس ظاہری حفاظت بھی ملازمت کے انتخاب میں ایک اہم عنصر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام اگرچہ نہایت مشکل اور پر خطر تھا۔ اور آپ خدا کی راہ میں ہر وقت جان فدا کرنے کے لئے تیار بھی تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ولست اخاف من موتی وقتلی
اذا ما کان موتی فی الجہاد

یعنی میں اپنی موت اور قتل سے نہیں ڈرتا۔ اگر میری موت خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے واقع ہو

مالک اخبار سید عبد الباسط محلہ دار الرحمت قادیان

لیکن پھر بھی خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے مسیح کی حفاظت کا خود ذمہ لیا۔ ہاں دنیوی انتظامات کی پختگی کے باوجود انتظام حفاظت خام رہ جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے جابر بادشاہ باوجود ہزاروں لاکھوں باڈی گارڈوں اور جاسوسوں کے جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف خدا تعالےٰ کی حفاظت میں کبھی رخنہ نہیں پڑتا۔ خدا تعالےٰ آپ کی حفاظت کا ذمہ ان الفاظ میں لیتا ہے۔ انی احافظک (تذکرہ صـ۸۲) میں یقینی طور پر تیرا محافظ ہوں۔ پھر فرماتا ہے۔ فی حفاظۃ اللہ (تذکرہ صـ۵۲۴) تو اللہ کی حفاظت میں ہے۔ پھر فرماتا ہے یعصمک اللہ من عندہ و ان لم یعصمک الناس (تذکرہ صـ۸۶) یعنی اگر لوگ تیری حفاظت نہ بھی کریں تو بھی خدا اپنی طرف سے تیری حفاظت کریگا۔ یہ خاص حفاظت تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے مخصوص ہے لیکن بعض اعتبارات سے خدا تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ دوسرے لوگوں کی حفاظت کا بھی انتظام فرمایا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار (تذکرہ صـ۴۱۱) یعنی میں نہ صرف تیری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں۔ بلکہ جو شخص بھی تیرے روحانی یا جسمانی گھر میں داخل ہوتا ہے ایک حد تک اس کی بھی حفاظت کرتا ہوں۔ یہ وہ برکت اور انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے آقا کی طرف سے ملا۔ کیونکہ آپ نے ساری دنیا پر اس پاک ذات کو اختیار کیا۔ اور یہ انعام سوائے خدائے ذوالجلال کے اور کسی سے حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔

(۶)

بعض لوگ جن میں حب الوطنی یا قومی خدمت کا جذبہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔ مالی نقصان کی پروا نہ کرتے ہوئے ایسی ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس میں وہ قوم یا ملک کی خدمت کر سکیں اور باوجود قلیل تنخواہ کے وہ ایسی ملازمت پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تمام مخلوق خدا کی خدمت کا شدید جذبہ اپنے سینہ میں دبائے ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم

یعنی میرا مقصود و مطلوب و تمنا تو خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کاروبار اور یہی میری راہ و رسم ہے۔ جب آپ نے خدا تعالےٰ کو اپنی خدمات سونپ دیں تو خدا نے آپ کے اس جذبہ کو خاص طور پر نوازا اور آپ سے خدمت خلق۔ بالخصوص نوع انسان اور امت محمدیہ کی خدمت کے لئے ایسے کارنامے کرائے کہ آپ کے دشمن بھی بے اختیار تحسین و آفرین کہہ اٹھے۔ آپ کے ذریعہ ایک ایسی دردمند اور فعال جماعت پیدا ہوئی اور ایسا عظیم الشان نظام قائم ہوا جو اپنی بالکل ابتدائی حالت میں بھی قومی اور ملکی خدمات میں سب پر فائق ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں کا لگایا ہوا یہ پودا ایک عظیم الشان درخت بن جائیگا۔ اور تمام مخلوق خدا اس کے شیریں اور خوشگوار سائے کے نیچے بسیرا کرکے ابدی راحت و آرام حاصل کرے گی وکان امر مرھونٌ باوقاتہٖ۔

(۷)

عام طور پر مستقل ملازمت کو عارضی ملازمت پر ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ مستقل ملازمت کے فوائد عین حیات تک ہوتے ہیں۔ اور انسان روز روز کی پریشانیوں سے بچ جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدائی ملازمت میں یہ فائدہ بھی بڑی عظمت اور شان کے ساتھ حاصل ہوا خدا تعالیٰ آپ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ اُعطیک ما یدوم (تذکرہ صـ۴۳۵) یعنی میں ایسی برکتیں اور انعامات تجھے عطا کرونگا۔ جو ہمیشہ رہینگے۔ پھر فرماتا ہے۔ وصلک دائم (تذکرہ صـ۶۸) یعنی تیرا تعلق عارضی نہیں جیسے ملازمت سے لوگ ریٹائر کر دیئے جاتے ہیں۔ یا پنشن لیکر بے تعلق ہو جاتے ہیں بلکہ تیرا تعلق میرے ساتھ دائمی ہے۔ جو منقطع نہیں ہوگا۔ پھر یہی نہیں کہ اس تعلق سے آپ کو دنیوی زندگی تک فوائد اور برکتیں ملیں بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاخرۃ (تذکرہ صـ۴۹) یعنی نہ صرف اس دنیا میں تجھے خدائی نعمتوں سے پورا پورا حصہ ملیگا بلکہ آخرت میں بھی خدا تعالےٰ تجھے اپنے کامل انعامات سے نوازے گا۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی حکومت بھی ایسی پائیدار اور بابرکت ملازمت پر فائز نہیں کر سکتی بلکہ دنیوی ملازمت میں ایسے فوائد جو اُخروی زندگی پر بھی حاوی ہوں متصور ہی نہیں ہو سکتے۔

(۸)

بعض لوگ شدید طور پر کنبہ پرور اور اپنے عزیز و اقارب کی ترقی کے آرزومند ہوتے ہیں۔ وہ ایسی ملازمتوں کو ترجیح دیتے ہیں جن سے اگرچہ وہ براہ راست زیادہ فائدہ نہ حاصل کر سکیں۔ لیکن ان کے اہل و عیال اور خاندان کیلئے وہ ملازمت مفید ہو۔ اور اس سے سارے خاندان کو شرف اور بزرگی ملے۔ اس اعتبار سے بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے خاص طور پر نوازا۔ خود ہی آپ کو دعا رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین (صـ۴۶ تذکرہ) سکھائی اور پھر اسکی قبولیت میں الہامی اولاد بخشی جس کے لئے وعدہ فرمایا کہ "تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی" (تذکرہ صـ۱۴۳) پھر فرمایا "تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤنگا اور برکت دونگا۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی" (تذکرہ صـ۱۴۲) پھر آپ کو فرمایا۔ انی معک و مع اھلک (تذکرہ صـ۴۱۱) یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ غرض خدا تعالےٰ نے آپ کی قیامت تک کی نسل کو برکت دی اور شرف بخشا اور یہ ایسا انعام ہے کہ کسی دنیوی ملازمت میں تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں ؎

الٰہی تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد
بڑھینگے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھکو بارہا دی!
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(تذکرہ صـ۳۸۸)

(۹)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملازم ہوئے لیکن کسی دنیوی گورنمنٹ کے نہیں بلکہ تمام جہانوں کے مالک و خالق کے دربار میں۔ آپکی ملازمت آسمانی تھی اور اس کے فیوض اور برکتیں بھی آسمان کی طرح محیط اور وسیع ہیں۔ دنیوی ملازمتوں میں بالعموم آقا اور خادم میں ایک بُعد اور تنفر پایا جاتا ہے۔ لیکن آپکی ملازمت آقا و غلام کی محبت اور تعلق کا ایک خوشنما مرقع پیش کرتی ہے۔ خود آپ کا آقا آپ سے ان الفاظ میں مخاطب ہوتا ہے۔ کہ سرک سری (تذکرہ صـ۹۶) یعنی تیرا بھید میرا بھید ہے اور اپنے گہرے تعلق کا یوں اظہار کرتا ہے کہ انت منی بمنزلۃ اولادی (تذکرہ صـ۳۸۷) یعنی تو مجھے بیٹوں کی طرح ہے پھر آپ سے ان الفاظ میں یگانگت کا اظہار کرتا ہے۔ اذا غضبتَ غضبتُ وکلما احببتَ احببتُ یعنی جب تو ناراض ہوتا ہے تو میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ اور جسے تو پسند کرتا ہے اُسے میں بھی پسند کرتا ہوں۔

تواریخ عالم میں اس قسم کی سینکڑوں مثالیں پائی جاتی ہیں کہ عظیم المرتبت منصبدار اور بلند پایہ جرنیل جو بادشاہوں کے منظور نظر اور چہیتے تھے اور ہر طرح کا اقتدار رکھتے تھے جب ان کے آقاؤں کی نظریں پھریں تو عرش سے فرش پر جا گرے اور ان کا انجام نہایت ہی دردناک ہوا۔ اس اعتبار سے محمد بن قاسم، موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد جیسے جلیل القدر جرنیلوں کا نام لے دینا ہی کافی ہے۔ لیکن یہ دنیوی حکومتیں تھیں اور دنیا کی ہر چیز ہی آنی اور فانی ہے۔ مگر ذرا اس آسمانی سلطنت کو دیکھو کہ خود آقا اپنے خادم کو ان الفاظ میں تسلی دے رہا ہے۔ "خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود" (تذکرہ صـ۳۶۶) یعنی خوش رہ کہ تیرا انجام بہرحال اچھا ہے۔ تو ہمیشہ ہی ہمارا محبوب و پیارا رہےگا۔

دنیوی ملازمتوں میں یہ بات بھی اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ جب ایک عہدیدار ایک جگہ سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ یا ملازمت سے سبکدوش ہوتا ہے۔ تو اس کے بعد وہی لوگ جو ہر وقت اسکی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ اسکی برائی اور ذلت کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر عیب اسکی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن خدائی سلطنت کا کچھ اور ہی رنگ ڈھنگ ہے۔ یہاں خود آقا ملازمت سے فراغت کی خبر کے ساتھ بعد میں عزت و احترام کے قیام کی خوشخبری بھی سناتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ یعنی تیری اس دنیا کی ملازمت کے انقطاع کا وقت آگیا ہے۔ اور ہم کوئی ایسی یاد نہ چھوڑینگے۔ جو تیری عزت و احترام کے منافی ہو۔

یہ ہے اس ملازمت کا مختصر خاکہ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا۔ جس میں نہ صرف ہر قسم کی دنیوی ملازمتوں کے فوائد پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان سے بہت بڑھ کر وہ برکتیں اور انعامات بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جن کا ملنا دنیوی ملازمتوں میں قطعاً ناممکن ہے۔ فنعم اجر العاملین۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدائی دربار میں ملازم ہو چکے تھے۔ تو پھر آپ نے سیالکوٹ میں انگریزی حکومت کی نوکری کیوں کی؟ یہ محض غلط فہمی ہے۔ اور ایسی ہی بات ہے۔ کہ کوئی شخص یہ کہے۔ کہ اگر ملک معظم جارج پنجم (آنجہانی) شاہ انگلستان کے بیٹے اور سلطنت برطانیہ کے ولیعہد تھے۔ تو آپ نے جہاز میں معمولی ملازمین کی طرح کام کیوں کئے۔ جواب ظاہر ہے۔ کہ آپ نے یہ کام اعلیٰ اور پسندیدہ سمجھ کر نہیں کئے۔ بلکہ آپ سے یہ کام اس لئے کرائے گئے۔ کہ (۱) لوگوں پر ان کاموں کے کرنے سے اپنے ہونے والے بادشاہ کے اخلاق ظاہر ہوں۔ (۲) بادشاہت کے اہم فریضہ کو سنبھالنے کے لئے آپ کو اپنی رعایا کے مختلف طبقات اور مختلف کاموں کا علم اور تجربہ ہو۔ تا بادشاہ بننے پر آپ اپنے ذاتی تجربہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بالکل یہی جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت کے متعلق ہے۔ آپ نے کبھی بھی دنیوی کاروبار یا ملازمت میں الجھنا پسند نہیں کیا۔ جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے ہونے والے مسیح اور مہدی کو دنیا کا تجربہ کرانا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ دنیا کی اصلاح کا عظیم الشان کام اپنے تجربہ سے بھی کر سکے۔ اور کچھ اس سے یہ بھی غرض تھی۔ کہ دنیا آپ کے بلند و بالا اخلاق اور عمدہ صفات کو خود مشاہدہ کر کے آپ کے دعویٰ کی صداقت کے لئے ثبوت مہیا کرے۔ چنانچہ یہ دونوں مقاصد پورے ہوئے۔ مولوی سراج الدین صاحب آف اخبار زمیندار نے آپ کے سیالکوٹ کے قیام کے متعلق ہی آپ کی نیکی اور تقویٰ کی شہادت دی۔ اور سیالکوٹ میں ہی آپ کو عیسائیت کے دجل کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور یہ تجربہ آپ کو کسر صلیب میں عمدہ طور پر کام آیا۔ غرض آپ کا سیالکوٹ میں قیام آپ کی الٰہی ملازمت میں رخنہ انداز نہ تھا۔ بلکہ ایک ٹریننگ تھی۔ جو خدا کی مخفی تقدیر نے آپ کو جبراً دلائی۔ تاکہ آپ اپنے عظیم الشان کام کو احسن طور پر سرانجام دے سکیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ رضی الرب فی رضی الوالد و سخط الرب فی سخط الوالد۔ یعنی والد کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور والد کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ پس آپ نے اپنی مرضی کے خلاف اگر اپنے والد ماجد کی رضا کی خاطر چند سال سیالکوٹ میں گزارے۔ تو وہ دراصل خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہی تھا۔ اور اس سے آپ کا خدا تعالیٰ ام

۴ کے ساتھ ملازمت کا تعلق ٹوٹتا نہیں۔ بلکہ آپ کی اطاعت گذاری اور رضا جوئی اسے اور بھی زیادہ مضبوط کر دیتی ہے۔ وآخر کلمنا حمدہٗ و شکرہٗ لرب محسن ذی الامتنان۔

(خاکسار برکات احمد راجیکی واقف زندگی)

مولوی محمد علی صاحب کا فیصلہ کا صحیح طریق اور غلط طریق عمل

جماعت احمدیہ داتا کے متعلق غلط بیانی

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مولوی محمد علی صاحب کا ایک رسالہ بعنوان "فیصلہ کا صحیح طریق" محررہ ۱۵ ... مجھے بھی دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اس کی ابتدائی تمہیدی عبارت میں چونکہ مولوی صاحب موصوف نے ایک حلف کا ذکر کر کے اپنی سچائی کا ثبوت دینے کی کوشش کی ہے۔ اور چونکہ اس حلف کی بنیاد اس مطالبہ پر ہے جو ان کی پارٹی موضع داتہ نے ان سے کیا۔ اس لئے اس لحاظ سے کہ میں بھی داتہ کا رہنے والا ہوں۔ اور مولوی صاحب نہ صرف مجھے جانتے ہیں۔ بلکہ کسی زمانہ شقاوت میں ان کی خدمت میں رہ کر پرائیویٹ سکرٹری کی خدمات ادا کر چکا ہوں اسلئے ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک دو امور پر تبصرہ کرتے ہوئے اصل حقیقت کا احباب پر انکشاف کر دوں۔

اس رسالہ میں تمہیداً مولوی صاحب ایک بدیہی امر سے روگردانی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "ساتھ امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" اپنی قوت اپنے علماء کی قوت اپنے اموال اور اخبارات کو مسائل اختلافی پر برباد کرتے ہیں"۔ میں مولوی صاحب سے بادب عرض کروں گا کہ کیا یہ برباد کرنے کی آپ نے کوئی نئی اصطلاح بنائی ہے اگر نہیں تو برباد تو وہ چیز ہوا کرتی ہے۔ جو مقصد کے حصول کے لئے فائدہ مند نہ ہو سکے۔ لیکن یہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ کیونکہ نہ قوت اور اخبارات و مسائل اختلافی تو ننقصہا من اطرافہا کا موجب ہو کر جماعت احمدیہ میں ترقی پیدا کر رہے ہیں۔ جس کا کسی منصف مزاج کو انکار نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اس کے آپ کے عقائد حقہ ہوتے ہوئے آپ کی قوت اور اخبارات و رسائل کا یہ حال ہے کہ آئے دن من از بالا یہ پائیں ے ترقم کے مقالہ کا تازہ درس دے رہے ہیں۔

مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "داتہ کی جماعت قادیان اور لاہور میں یہ معاملہ ہوا کہ دونوں فریق کے امیر اس بات پر موکد بعذاب حلف اٹھائیں کہ ان کے عقائد وہی ہیں۔ جو ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مسیح موعود کے عقائد تھے۔ ... میری طرف سے حلف مدت ہوئی شائع ہو چکا ہے" مگر یہ مولوی صاحب پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی جماعت نے تو بیشک یہ مطالبہ کیا کیونکہ آپ کی جماعت کے ... ہی افراد ہیں جنہوں نے مطالبہ حلف پر اپنے دستخط کر دیئے۔ لیکن داتہ کی جماعت احمدیہ قادیان کا بحیثیت جماعت کوئی ایسا مطالبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے نہ ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ ایسے مطالبہ کی جرأت کر کے اپنے ایمان اور اعمال کو اپنے ہاتھوں ضائع کر سکتی ہے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت میں داخل ہوتے ہوئے حضور سے ایسا مطالبہ حلف کرنا نہ صرف سوء ادبی اور گستاخی کا موجب ہے۔ بلکہ ایسا کرنے سے اپنے ایمان کو بھی جس کی بنا یقین پر ہوتی ہے۔ کھوکھلا بنا کر خسران الدنیا والآخرۃ کو اپنے ہاتھوں خریدنے کا مترادف ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مطالبہ حلف کرنے والے ماسوائے ایک کے باقی ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ جن میں سے تین تو جناب سید سرور شاہ صاحب مرحوم کے فرزند ہیں۔ ایک ان کے بہنوئی ایک پیر زمان شاہ صاحب وکیل ہمشیرہ زاد ہیں باقی صرف ایک مولوی محمد یمین صاحب کے فرزند ہیں۔ ان میں سے سید سرور شاہ صاحب کے پسر کلاں۔ شاہ عبد العزیز صاحب اور ان کے بہنوئی اور محمد ابراہیم ابن مولوی محمد یمین صاحب نے بحیثیت ممبران جماعت پیغامیہ دستخط کئے۔ اور دوسری طرف سے سید سرور شاہ صاحب کے دو پسران اور ہمشیرہ زاد پیر زمان صاحب وکیل نے دستخط کئے۔ واللہ اس مجلس کا جماعت احمدیہ کو علم ہے۔ اور نہ انکی طرف سے کوئی مطالبہ حلف ہوا۔ ایسے مطالبات تو وابستگان پیغام کو ہی زیبا ہیں۔ کیونکہ نہ ان کا کوئی مطاع اور نہ وہ کسی کے مطیع۔ ... یہاں سے بہتوں کے تجربہ میں آیا ہوگا۔ کہ جب کسی پیغامی دوست کو بحث مسائل اختلافی میں مولوی محمد علی صاحب کی کسی تحریر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو عموماً یہ جواب سننے میں آیا کرتا ہے۔ کہ میں مولوی صاحب کی تحریر کا پابند نہیں۔ وہ جانیں اور ان کی تحریر۔ میں تو اپنے خیال کا پابند ہوں۔ لیکن جماعت احمدیہ کا کوئی مخلص فرد اپنے امام کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر اٹھاتے ہوئے دیدہ و دانستہ ایسی نازیبا حرکت کا کبھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ یہی پیغام میں نے ان دوستوں کو بھیجا تھا۔ جنہوں نے اپنے دستخط مطالبہ حلف پر کر کے اس مطالبہ کو تمام جماعت داتہ کی طرف سے منسوب کرایا تھا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ اپنے اس فعل ... میرے والد صاحب غیر مبایعین میں سے ان کے ساتھ اختلافی مسائل پر میری ... ہے۔ جب واقعہ مذکورہ بالا کی اخبار پیغام میں ... ہوئی۔ تو وہ اخبار کا پرچہ مجھے دکھانے کے ... ایک پیغامی صاحب سے لے آئے۔ میں نے ... عرض کیا۔ کہ مجھے اسکی حکمت سمجھائی جائے۔ کہ مولوی صاحب سے ہماری جماعت کے ایک معزز محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب ایک عرصہ سے نہ صرف مطالبہ کر رہے ہیں۔ بلکہ پچیس ہزار روپیہ انعام بھی دینے کو تیار ہیں۔ مولوی صاحب کیوں اتنی بھاری رقم کی ... سے اجتناب کر رہے ہیں۔ سیٹھ صاحب کے مطالبہ حلف پر تو وہ یہ جواب دیکر گریز کر جاتے ہیں۔ کہ قرآن کریم سے یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ اس قسم کا مطالبہ حلف کرنا یا حلف اٹھانا جائز ہے۔ اور جب ان کی داتہ کی جماعت کے افراد اس قسم کا مطالبہ ... ہیں۔ تو وہ فوراً حلف اٹھانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ آخر اسکی کیا وجہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں مولوی صاحب کو کہتا ہوں۔ کہ کیوں ایک طرف سے وہ حلف سے انکار بھی کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے حلف اٹھاتے بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک مدلل خط لکھا۔ جس کا ... انہوں نے تحریر کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں بلا مطالبہ خود قسمیں کھاتا ہے۔ اور پھر مخالفین اسلام کے مطالبہ حلف کے بغیر صرف ایک سوال یستنبئونک احق ھو پر حضرت رسول کریم کو قل ای وربی انہ الحق کا ارشاد فرما کر یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ان کو اس طرح حلف اٹھا کر جواب دو۔ کہ ہاں یہ حق ہے۔ پھر دہلی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے جب مطالبہ حلف کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی حلف اٹھا کر اپنی صداقت کو پیش کیا۔ اسی طرح خانصاحب محمد عجب خان کے مطالبہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھانے سے دریغ نہ کیا۔ ان امور و مشاہدات کے ہوتے ہوئے آپ کس طرح حلف سے انکار کر سکتے ہیں۔ ...

خصوصاً جبکہ آپ کے عقائد بھی صحیح ہیں۔ اس خط کے بھیجتے وقت میں نے والد صاحب سے کہدیا تھا کہ مولوی صاحب انشاء اللہ اس خط کا جواب ہی نہیں دینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں بھی اسی خط کے مضمون کو مولوی صاحب کے سامنے رکھتے ہوئے اس معمہ کا حل چاہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے۔ کہ پیغام پارٹی داتہ کے مطالبہ حلف پر آپ کا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا شرعاً جائز ہو جاتا ہے۔ لیکن محترم قبلہ سیٹھ صاحب موصوف کے مطالبہ حلف انعامی پر آپ بیجا حجت بازی کر کے حلف اٹھانے سے گریز کر جاتے ہیں۔ اسمیں کیا بھید ہے۔ پس چونکہ داتہ کی اپنی جماعت کے مطالبہ پر مولوی صاحب نے خود عملاً حلف مؤکد بعذاب اٹھانا روا اور جائز قرار دے دیا ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ اب مولوی صاحب بلاحیل و حجت سیٹھ صاحب موصوف کا مطالبہ بھی پورا کریں گے۔ خصوصاً جبکہ ان کا اس مطالبہ کو پورا کرنا جالب زر کا بھی موجب ہے۔

خاکسار عبدالسبوح مولوی فاضل بی۔ اے۔ آزاد ایڈ آباد

مسیح موعود کے منکر کے متعلق غیر احمدیوں کے فتوے

منجانب جناب سید محمد فضل شاہ صاحب امیر حزب اللہ جلال پور شریف

۔۔۔ ۲ ۔۔۔

استفتاء

السلام علیکم۔ حضور سے ایک فتویٰ دریافت کرنا ہے اور وہ یہ کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دوبارہ تشریف فرما ہوں گے۔ تو اگر مسلمانوں میں سے کوئی انہیں نہ مانے اور صریح طور پر منکر ہو۔ اس کے متعلق اسلام میں کیا فتویٰ ہے۔ کیا وہ مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں براہ مہربانی مفصل جواب سے ممنون فرمائیں۔ مشکور رہوں گا۔ ایسے آدمی کی شرع میں کیا سزا ہے جواب کے لئے لفافہ ارسال ہے۔ ۸ ماہ اگست ۱۹۴۰ء

خاکسار الٰہی بخش رنگریز پونچھ (کشمیر) (بحیثیت غیر احمدی)

الجواب

× × × جو شخص کسی ایک نبی کا بھی انکار کرے۔ وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ نبی مبعوث من اللہ ہو۔ جو صحیح طور پر اپنے معیار نبوت کو ثابت کر سکے × × × × حضرت عیسیٰ کا نزول ضرور ہوگا۔ × × × اہل سنت والجماعت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے۔ اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں × × × کسی نبی کا ماننا یا نہ ماننا زمانے اور وقت کی تبدیلی سے مختلف نہیں ہوتا۔ کیونکہ نبوت کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ مختلف اوقات میں وجوداً بدلتی رہے۔ جس طرح موجودہ وقت میں ہم عیسیٰؑ کو رسول مانتے ہیں۔ اسی طور پر بعد نزول بھی انکا رسول ماننا ضروری اور لازمی ہوگا۔ اور جیسے موجودہ وقت میں ان کی نبوت سے انکار کرنے سے کفر لازم آتا ہے۔ ویسے ہی نزول کے بعد انکار موجب کفر ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ خیر طلب احقر محمد فضل عفی کان اللہ سجادہ نشین و امیر حزب اللہ جلال پور شریف ۸ شعبان ۱۳۵۹ھ

منجانب حزب الاحناف امرتسر

۔۔۔ ۳ ۔۔۔

استفتاء

السلام علیکم۔ براہ مہربانی ذیل امور کے متعلق مسلمہ فتویٰ ارسال فرمادیں۔ جواب کے لئے لفافہ ارسال ہے۔

(۱) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ ترک کر دیا جائے تو کیا حرج ہے۔

(۲) جب مسیح موعود اپنے پورے نشانات کے ساتھ آئے گا۔ تو مسلمانوں میں سے جو اس کو نہ مانے اور اس کی معیت میں شامل نہ ہو۔ اُسکے لئے کیا فتویٰ ہے۔

(۳) اگر انکار کفر ہے۔ تو اس طرح کلمہ طیبہ منسوخ یا نامکمل تو نہیں خیال کرنا پڑے گا۔

(۴) اگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اولوالعزم نبی۔ اور قرآن کریم جیسی اکمل و اتم تعلیم کی موجودگی میں مسیح موعود کا انکار ہی کر دیا جاوے۔ تو کیا رخنہ واقع ہو سکتا ہے براہ مہربانی مفصل جواب بخشیں مشکور رہوں گا۔ والسلام

خاکسار:۔ الٰہی بخش رنگریز پونچھ (کشمیر) (بحیثیت غیر احمدی) ۲۷ ۷/ ۱۹۴۰

الجواب

(۱) حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد قبل یوم القیامت کو شرک (ترک کو شرک پڑھا گیا معلوم ہوتا ہے۔ ناقل) قرار دیا جائے تو اس میں یہ حرج ہے کہ اسلامی عقیدہ کو کفری عقیدہ ماننا پڑے گا۔ اور قرآنی و حدیثی بیانات کو شرک اور کفر پھیلانے والا ماننا پڑے گا۔ کیا یہ محال اور ناممکن نہیں ہے۔ کہ خدا اور اس کا رسول کریمؐ شرک کی تعلیم دینے والے بن جائیں۔

(۲) ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہونگے

× × × ×

(۳) نامکمل یا منسوخ تب ہوگا۔ جب آپ کے بعد کوئی نبی نیا ہو۔ حالانکہ نبی آپ کے بعد کوئی نہیں نیا۔ بلکہ آپ سے پہلے کا بنا ہوا نبی آتا ہے جو بالکل مخالف نہیں پڑتا ہے۔ البتہ نیا نبی بنانا یہ مخالف پڑتا ہے۔

(۴) کا جواب جواب اول میں مذکور ہے۔

عبدالرحمٰن عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ واقعہ مسجد شیخ بڈھا مرحوم امرتسر۔

(ناقل عبدالکریم خان یوسف زئی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ کشمیر)

عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ

کی

اطلاع کیلئے ضروری اعلان

تقریباً سات صد جماعتوں میں سے ابھی تک ڈیڑھ صد جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہوئی ہیں۔ باقی جماعتوں نے ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم کرنے کے لئے عملی طور پر کوئی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ جو حضور نے ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل یکم اگست ۱۹۴۰ء کہ جماعتوں میں کوئی عہدہ دار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خدام اور انصار اللہ کا ممبر نہ ہو۔ گویا کہ ہر ایک جماعت میں مجلس خدام اور انصار کا قائم ہو جانا ضروری تھا۔ تا جماعتوں کے عہدہ دار ان ہر دو مجالس کے ممبروں میں سے انتخاب میں آسکے لیکن عملاً یہ ہو رہا ہے۔ کہ بیشتر جماعتوں میں یہ ہر دو مجالس قائم نہ ہو سکنے کے باوجود عہدہ داران جماعت امراء و پریذیڈنٹ و سکرٹریان وغیرہ ناظر صاحب اعلیٰ کے بالوضاحت توجہ دلا دینے کے کہ ان مجالس کے ممبروں میں سے ہی عہدہ دار منتخب ہوں۔ پھر بھی پوری طرح عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ ایسی

صفحہ

جماعتوں کے عہدہ داروں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں پر ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ کہ وہ آخر فروری ۱۹۴۵ء تک اپنے اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم فرمالیں۔ ورنہ آخر فروری کے بعد ایسی جماعتوں کے عہدہ داران کی فہرست جہاں پر مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوگی ناظر اعلیٰ کے دفتر میں بغرض تعطل بھیج دی جائیگی۔ اس لئے جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ فوراً دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے قواعد و ضوابط قیام مجالس وغیرہ منگوا کر اپنے ہاں فوراً مجلس انصار اللہ قائم کر کے دفتر مرکزیہ انصار اللہ کو اطلاع دیں۔ عبدالرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ قادیان

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

ضلع ڈیرہ غازیخان

ضلع ڈیرہ غازی خاں کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس ضلع میں مطابق فیصلہ گزشتہ مجلس مشاورت ضلع وار نظام کا قیام منظور فرمالیا ہے۔ اب اس نظام کے صدر مقام اور امیر ضلع کا انتخاب باقی ہے جس کے لئے ملک عزیز محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کو کہدیا گیا ہے کہ جماعتوں سے مشورہ کر کے ۱۵ فروری تک نظارت علیا میں اطلاع دیں۔ اُمید ہے کہ جماعتیں جناب ملک صاحب موصوف سے تعاون کرتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرینگی کہ اس نظام کے لئے صدر مقام کہاں ہو۔ اور ضلع کا امیر کون ہو (ناظر اعلیٰ قادیان)

ایک نہایت ضروری اعلان

کئی دفعہ اخبار میں اعلان کئے گئے ہیں کہ خواتین کی وصیت کی جو رقم آتی ہے اس کے متعلق خاص طور پر موصیات کے نام اور نمبر وصیت لکھنا چاہیئے مگر ایسا نہیں کیا جاتا۔ اور اس وجہ سے ان کے نام انڈکس سے تلاش کرنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات پتہ نہیں لگتا جس سے ان کی رقوم انکے حساب میں درج نہیں کی جاسکیں۔ جس کی ذمہ داری موصی صاحبان پر ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ زر وصیت بھجواتے وقت موصیات کے نام اور نمبر۔ ولدیت زوجیت وغیرہ کا خاص خیال فرمائیں (سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

چندہ عام پوری شرح سے نہ دینے والے احباب

ایسے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ

"جو افراد جماعت اپنا چندہ عام پوری شرح سے ادا نہیں کرتے۔ اور کم شرح سے دینے کے لئے مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتے۔ اور نظارت بیت المال کی تحریص و تحریک کے باوجود اپنی اس حالت پر مصر رہتے ہیں۔ ان کا معاملہ نظارت بیت المال کی طرف سے مناسب سزا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جاوے۔"

حضور کا یہ ارشاد اس بات کا مقتضی ہے۔ کہ اس کو صرف پڑھنے اور سننے تک ہی محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ ہر ایک جماعت میں جسقدر ایسے دوست ہوں۔ جو پوری شرح سے چندہ نہیں دیتے۔ ان کو اس فیصلہ سے پورے طور پر آگاہ اور متنبہ کر کے ان سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ یا تو وہ اپنے مخصوص حالات اور معذوریوں کو مقامی جماعت کے توسط سے پیش کر کے مرکز سے شرح چندہ کی تخفیف کو منظور کرائیں۔ یا پوری شرح سے چندہ ادا کرنے کی پابندی کریں۔ ورنہ ان کا معاملہ مناسب سزا کے لئے حضور کے پیش کیا جائے گا۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کو سمجھانے کے لئے دو تین ماہ کا عرصہ مہلت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد جماعتوں سے ایسے دوستوں کے متعلق نام بنام رپورٹ لی جائیگی۔ جو بغیر حصول اجازت کم شرح سے دینے پر مصر ہیں۔ لبعد ازاں ایسے لوگوں کا معاملہ آخری فیصلہ کے لئے حضور کے پیش کیا جائیگا۔ (ناظر بیت المال)

بنکوں کے سود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ

چونکہ بعض دوست اپنا روپیہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنک یا دیگر بنکوں میں جمع کراتے ہیں۔ اور ان کو ایسا کرنے کے عوض سود لینا پڑتا ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتویٰ کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حرام ہے۔ البتہ اس روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتویٰ حضرت مسیح موعود) لہذا اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ تمام احباب کو جنہیں اس قسم کا سود ملتا ہے۔ اس روپیہ کو اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال کرنا چاہیے۔ (ناظر بیت المال)

نیک نمونہ

اگر آپ کی مجلس اچھا کام کر رہی ہے۔ تو آپ کے کام کی رپورٹ دوسروں کے لئے نیک نمونہ ہوگا اور ان میں مسابقت کی روح کا باعث بنیگی آپ کو اس سے دوہرا ثواب ہوگا۔ لیکن رپورٹ نہ بھجوانا خود آپ کو سست اور آپکے اچھے کام کو خراب کردیگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ آپ رپورٹ کی اس اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اور پوری باقاعدگی کے ساتھ اپنے کام کی ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ خاکسار ظہور احمد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

رفتار مجالس

سال رواں کی تیسری سہ ماہی

مجلس مرکزیہ کے جملہ شعبہ جات کی رپورٹوں کی روشنی میں حسب ذیل دس مجالس سال رواں کی تیسری سہ ماہی میں مستعد ترین مجالس قرار دی گئی ہیں۔ دار البرکات (قادیان) سکندر آباد دکن۔ راولپنڈی۔ شملہ۔ دار الانوار (قادیان)

اعلان نکاح

امۃ الحمید بیگم بنت ملک محمد خورشید صاحب سب ڈویژنل افسر محلہ دار الفضل قادیان کا نکاح محمود احمد خان پسر شیخ محمد عبدالرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مفتی محمد صادق صاحب نے ۱۲/۳۰ کو پڑھایا۔ جانبین کے لئے دعا کی جاوے۔ ۳۰-۱۲-۴۴

(شیخ محمد عبدالرشید تاجر بٹالہ)

اکسیر اٹھرا

اٹھرا کی بیماری کے لئے نہایت مجرب دوا ہے۔ بے اولاد عورتوں کی گود ہری کرتی ہے۔ قیمت عہ تولہ۔

منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

اسلام اور دیگر مذاہب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دعویٰ تعلیم و دیگر مضامین حضور ہی کی تحریرات سے ۲۴۰ صفحے کی انگریزی تبلیغی کتاب قیمت ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ معہ ڈاک خرچ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد

اعلانات نکاح

۱۔ میری ہمشیرہ گلزار فاطمہ بنت حکیم غلام غوث صاحب قریشی ساکن امرتسر کا نکاح آفتاب احمد صاحب قریشی ولد محمد ... صاحب سیالکوٹی کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۹/۱۲/۴۴ بعد جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ ... فریقین کے لئے مبارک ہو۔
نور الحسن قریشی امرتسری۔

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری اسد اللہ خان صاحب کا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت چوہدری اللہ رکھا صاحب آف ڈسکہ کے ساتھ بعوض ایکہزار روپیہ مہر ۳۰ دسمبر کو مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ فریقین کے لئے اسے بابرکت بنائے آمین۔ خاکسار:۔ عطاء اللہ واقف زندگی چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

ضرورت ہے

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایسے اشخاص کی ضرورت ہے۔ جو گریجوایٹ ہوں اور محنتی و تجارتی مذاق رکھتے ہوں ایسے لوگوں کو سٹار ہوزری میں ہر قسم کی ٹریننگ دی جائے گی۔ دوران ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائیگا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا اس کے بعد منتخب اشخاص کو ۲۰۰-۱۰-۱۵۰ کا گریڈ دیا جائیگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ منتخب اشخاص کو پانچ سال ملازمت کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

چیئرمین سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی دوست جو سمندر پار مشاہرہ ۲۴۰/- روپے ماہوار تنخواہ پر ملازم ہیں کو نکاح ثانی کی ضرورت ہے ان کی عمر تقریباً ۴۰ برس ہے۔ لڑکی کنواری ہو یا بیوہ مگر تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے شناسا اور شریف خاندان سے تعلق رکھنے والی ہو۔

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جاوے۔ تمام امور صیغہ راز رکھے جائیں گے۔

م ع معرفت منیجر اخبار الفضل قادیان

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ انگریزی دوا فروش سے خریدیئے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۳ ارجنوری۔ جزیرہ لوزان میں جو امریکی دستے اُترے ہیں۔ وہ فلپین کی راجدھانی منیلا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے ہمارے دستے بیس میل اندر پہنچ گئے ہیں مگر ابھی تک جاپانیوں نے کوئی خاص مقابلہ نہیں کیا۔ لوزان میں امریکن رسد اور کمک باقاعدہ اتار رہے ہیں۔

کانڈی ۱۴ ارجنوری۔ کل بعث سے اتحادی بم باروں نے دن دہاڑے مانڈلے پر حملہ کیا اور یہاں جتنے بم گرائے جرمن ہوائی جہازوں نے اپنے بڑے سے بڑے حملے میں بھی کبھی لندن پر نہ گرائے تھے

لندن ۱۴ ارجنوری۔ مغربی مورچہ پر پہلی امریکن فوج دشمن کے شمالی بازو پر حملہ کر رہی ہے اور بارہ سو گز آگے بڑھ چکی ہے۔ جنوبی بازو پر تیسری فوج کے دستے آگے بڑھ رہے ہیں۔

ماسکو ۱۴ ارجنوری۔ کل مارشل سٹالن نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ جنوبی پولینڈ پر لوسکار نے بڑا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور دسچولا کے مغرب پچالیس میل لمبے مورچہ میں روسی فوجیں گھس کر دو دن میں پچیس میل آگے بڑھ چکی ہیں۔

۱۴ ارجنوری [illegible] ڈیرہ [illegible] کی عدالت میں رب نواز ملزم کو جس نے مسلم بازار میں شیخ غلام قادر پریذیڈنٹ انجمن غربا کے فرزند کا ایک بالاخانہ پر کان اور ناک کاٹ لیا تھا بیس سال قید کی سزا دی ہے

چنگنگ ۱۴ ارجنوری۔ چینی گورنمنٹ کے ایک نمائندہ کا بیان ہے کہ دسمبر ۱۹۴۴ء کے اختتام پر سارے چین میں عام چیزوں کے نرخ جنگ سے پہلے کے نرخوں کے مقابلہ میں ۵۸۴ گنا زیادہ تھے۔

پرل ہاربر ۱۴ ارجنوری۔ فلپائن کے سمندر میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانی بحری بیڑے کے ۴۲ جہاز غرق اور ۸۶ کو نقصان پہنچایا گیا ہے

سٹاک ہالم ۱۴ ارجنوری۔ پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان اس سوال پر غور کر رہا ہے کہ روس سے سیاسی تعلقات منقطع کرلے

لاہور ۱۴ ارجنوری۔ راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مری میں شدید برف باری کی وجہ سے چار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ خاص مری میں ۶ فٹ اور نواحی دیہات میں ۸ سے ۱۰ فٹ تک برف پڑی ہے۔ راولپنڈی میں چند انچ برف پڑی۔ مری ۸ ارجنوری سے باقی دنیا سے کٹ گیا ہے اور ابھی تک ۵ فٹ برف میں دبا پڑا ہے۔

جموں ۱۴ ارجنوری۔ صوبہ جموں کے بعض سے مقامات پر سخت برف باری ہوئی۔ تمام صوبے میں سردی کی زبردست لہر چل رہی ہے۔ ادھم پور میں جو جموں شہر سے صرف ۴۰ میل پر ہے برفباری ہوئی۔ حالانکہ اس شہر میں برفباری تقریباً ہوا ہی نہیں کرتی

نیویارک ۱۴ ارجنوری۔ لبلن کمیٹی کو پولینڈ کی گورنمنٹ تسلیم کرنے کے سلسلہ میں چرچل نے سٹالین کو لکھا تھا کہ جب تک ان کی بڑی میٹنگ نہ ہولے روسی گورنمنٹ کوئی قدم نہ اٹھائے۔ مگر سٹالن نے انکار کر دیا۔ اور پولینڈ کی نئی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا۔

لندن ۱۴ ارجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اتحادی لیڈروں کی جو کانفرنس فروری میں ہونے والی ہے اس میں مسٹر سٹالین اپنے دوسرے ساتھیوں چرچل اور روزویلٹ سے صاف مطالبہ کریگا کہ دنیا کی تمام چھوٹی قوموں کی آزادی تسلیم کی جائے بڑے بڑے روسی پالیٹیشن کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کانفرنس کب اور کہاں ہوگی۔

لندن ۱۴ ارجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ ہزار انگریز لڑکیوں نے امریکی سپاہیوں سے شادی کر لی ہے۔ یہ امریکی سپاہی برطانیہ میں مقیم ہیں

لندن ۱۴ ارجنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ روسی فوجوں نے جنوبی پولینڈ میں اپنا حملہ جس کی ایک عرصہ سے توقع کی جاتی تھی۔ شروع کر دیا ہے۔ اور جرمن لائنوں کو توڑ دیا ہے۔ روسیوں نے پولینڈ میں جو نیا حملہ کیا ہے۔ اتنا بڑا حملہ آج تک کبھی نہیں ہوا۔ روسی پانچ بھاری توپیں۔ دو ہوائی بیڑے۔ کئی ٹینکی فوجیں اور بے شمار پیادہ ڈویژن استعمال کر رہے ہیں سارا محاذ روسی سپاہیوں اور سامان جنگ سے اٹا پڑا ہے۔

لندن ۱۴ ارجنوری۔ روسی فوجوں نے تیسرا جارحانہ حملہ شروع کر دیا ہے۔ یہ حملہ ہنگری اور سلواکیہ کی حدوں کے درمیان کیا گیا۔ اس جگہ روسیوں نے سات آٹھ ڈویژن فوج جھونک دی ہے۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے مشرقی پروشیا کے محاذ پر بھی حملہ کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۴ ارجنوری۔ امریکن محکمہ اطلاعات کا بیان ہے کہ جب سے جنگ ہوئی ہے امریکن فوجوں کا کل ۶۴۶۳۸۰ اشخاص کا نقصان ہوا ہے ۱۳۶۲۹۳ ہلاک ۴۷۶۷۳ زخمی ۵۹۴ ۷۲ لاپتہ اور ۴۶ ۷۳۷ ۶ قیدی۔

لنڈن ۱۴ ارجنوری۔ حکومت برطانیہ نے اتحادی اقوام کے کرائم کمیشن کو بتا دیا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کے جرائم کی سماعت کرنے کا خیال چھوڑ دے۔ جن کے خلاف جرمنی میں یہودیوں پر مظالم توڑنے کا الزام ہے۔ حکومت برطانیہ نہیں چاہتی۔ کہ ہٹلر اور دوسرے نازی لیڈروں کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے بین الاقوامی کمیشن مقرر کیا جائے۔

پیرس ۱۴ ارجنوری۔ میجنو لائن کی قلعہ بندیوں میں جرمنوں کا حملہ ناکام ہو گیا ہے۔ جرمنوں نے اتحادی مورچوں میں داخل ہونے کی جو کوشش کی تھی۔ وہ ناکام رہی ہے۔ درمیں اثنا جنرل آئزن ہاور کے ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آرڈین کے محاذ پر اتحادی آگے بڑھ رہے ہیں۔ جرمنوں کے سخت جوابی حملے پسپا کئے جا رہے ہیں۔ اس محاذ پر ۲۰ روز میں دشمن کے ۸۰ ہزار سپاہی ہلاک زخمی یا گرفتار ہو چکے ہیں۔

کانڈی ۱۴ ارجنوری۔ آج کے سرکاری اعلان میں درج ہے۔ کہ بحری اور ہوائی بمباری کے بعد پندرھویں ہندوستانی فوج اکیاب سے ۴۲ میل پر فاصلہ پر برما کے جزیرہ می بیون پر اتر پڑی۔ دشمن نے توپوں اور مشین گنوں سے مزاحمت کی مگر ہماری فوجیں اس جگہ مورچہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔

واشنگٹن ۱۴ ارجنوری جاپان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ۶۰ سے زیادہ امریکن ہوائی جہازوں نے سائپان کے اڈوں سے اڑ کر ٹوکیو پر حملے کئے۔ یہ جاپان کا تیسرا شہر ناگویا پر بھی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔

واشنگٹن ۱۴ ارجنوری۔ لوزان میں ہماری فوجیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور بین بیک شہر تک پہنچ گئی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منیلا کا ۱/۳ فاصلہ طے کر لیا گیا ہے۔ مانیپڈان تک ہمارے اگلے دستے پہنچ چکے ہیں۔

کانڈی ۱۴ ارجنوری چودھویں فوج کے دستے وٹلٹ شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ کل اتحادی جہاز مانڈلے کے شمال اور شمال مغرب میں حملہ آور رہے اور دشمن کی بہت سی لاریاں برباد کر دیں اور رسد کے ذخیروں کو آگ لگا دی۔

لنڈن ۱۴ ارجنوری۔ السیس میں اتحادی فوجوں نے جوابی حملہ کیا۔ اور ایک علاقہ سے جرمنوں کو نکال دیا۔